سوال

(37) رسول اللہ ﷺ کی قبر کو مسجد نبوی میں داخل کرنے کی حکمت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

یہ تو معلوم ہے کہ مسجدوں میں مردوں کو دفن کرنا جائز نہیں اور جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز جائز نہیں تو سوال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہ کرام کی قبروں کے مسجد نبوی میں داخل کرنے میں کیا حکمت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالی یہود و نصاری پر لعنت کرے فرمائے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا ۔'' (متفق علیہ) اسی طرح یہ بھی صحیح حدیث ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ، کہ حضرت ام سلمہ وحضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا انہوں نے بتایا کہ اس میں تصویریں بھی بنی ہوئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور پھر اس میں تصویریں بھی بنا لیتے اللہ تعالی کے ہاں یہ لوگ ساری مخلوق سے بدترین شمار ہوں گے ۔ '' امام مسلم نے ''صحیح '' میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ذکر کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ '' بے شک اللہ تعالی نے مجھے اسی طرح اپنا خلیل بنا لیا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنا لیا تھا ، اگر میں نے امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنانا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا ۔ خبردار! آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنا لیتے تھے لیکن خبردار! تم قبروں پر مسجدیں نہ بنانا ، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں ۔ ''

امام مسلم رحمة اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ ''نبی ﷺ نے قبر کو چونا گچ کرنے ، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے '' یہ اور ان کے ہم معنی دیگر احادیث صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے ایسا کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ۔ یہ احادیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ قبروں پر عمارتیں بنانا ، قبے بنانا اور قبروں کو پختہ بنانا بھی حرام ہے کیونکہ یہ شرک اور اللہ تعالی کے سوا اصحاب قبور کی عبادت کا سبب ہے ، جیسا کہ قدیم وجدید دور کے واقعات اس بات کے شاہد ہیں ۔ لہذا مسلمانوں پر یہ واجب ہے خواہ وہ دنیا بھر میں کہیں بھی رہ رہے ہوں اس سے اجتناب کریں جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور اس بات سے فریب خوردہ نہ ہوں کہ بہت سے لوگ کیا کر رہے ہیں کیونکہ حق تو مومن کی متاع گم شدہ ہے ، وہ اسے جب بھی پا لیتا ہے تو اسے حاصل کر لیتا ہے اور پھر حق معلوم کرنے کے لئے معیار کتاب وسنت ہے ، لوگوں کے آراء واعمال معیار نہیں ہیں ۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صاحبین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کی تدفین نبوی میں نہیں ہوئی تھی بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوئی تھی لیکن جب ولید بن عبدالملک کے عہد میں مسجد نبوی میں توسیع کی گئی تو پہلی صدی کے آخر میں حجرہ کو مسجد میں داخل کر دیا گیا لہذا ولید کے اس عمل کو مسجد میں تدفین سے تعبیر نہیں

کیا جاسکتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صاحبین رضی اللہ عنہم کو ارض مسجد کی طرف منتقل نہیں کیا گیا بلکہ توسیع کے پیش نظر حجرہ کو مسجد میں شامل کیا گیا تھا لہذا کسی کے لیئے یہ عمل قبروں پر عمارتیں بنانے یا قبروں پر مسجدیں بنانے یا مسجدوں میں دفن کرنے کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ان صحیح احادیث میں ان تمام امور کی ممانعت ہے جو میں نے ابھی ذکر کی ہیں اور ولید کا عمل جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثابت شدہ سنت کے خلاف ہو، حجت نہیں ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص182

محدث فتویٰ